# اہل کتاب سے متعلق مسائل واحکام

## پچیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۵ تا ۲۷ / ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ، مطابق ۵ تا ۷ / فروری ۲۰۱۶ء، بدر پور، آسام

۱- اہل کتاب قرآن وحدیث کی ایک اصطلاح ہے اور عہد نبوت سے ہی اہل کتاب کا لقب یہود ونصاری دونوں گروہوں کے ساتھ خاص ہے، جمہور فقہاء بشمول متاخرین احناف نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔

۲- صابئین کی تحقیق میں آراء انتہائی مختلف رہی ہیں، اس لئے ان کا معاملہ ہنوز مشتبہ ہے، اس لئے کسی ایک رائے کو اختیار کرنا مشکل ہے۔

۳- یہود ونصاری جب تک تورات وانجیل اور اپنے پیغمبر کے ماننے کے مدعی ہیں وہ قرآن وحدیث کی اصطلاح میں اہل کتاب کہلائیں گے، جو عیسائی یا یہودی منکر خدا اور مذہب بیزار اور وحی وپیغمبر کے سرے سے منکر ہیں وہ اہل کتاب کے ہرگز مصداق نہیں، نکاح وذبیحہ کے باب میں ان کا حکم اہل کتاب کا نہ ہوگا۔

۴- بابی، بہائی، سکھ اور قادیانی خواہ نسلی ہو یا بذات خود ان مذاہب کو اختیار کیا ہو وہ اہل کتاب میں داخل وشامل نہیں۔

۵: الف- کتابیہ سے نکاح فی نفسہ جائز ہونے کے باوجود موجودہ دور میں کسی بھی ملک میں کتابیہ سے نکاح عموماً مفاسد ومضرات سے خالی نہیں، لہذا مسلمانوں کو اس سے گریز کرنا چاہئے۔

ب- نان ونفقہ، حقوق زوجیت اور حسن معاشرت کے تعلق سے جو حقوق مسلمان بیویوں کے ہیں وہی حقوق کتابیہ بیویوں کے بھی ہیں، محض کتابیہ ہونے کی بنا پر ان کے حقوق سے راہ فرار اختیار کرنا اور چھوڑ کر بھاگ آنا درست نہیں، ہاں اگر کتابیہ بیویوں کی رفاقت سے دین متاثر ہو رہا ہو تو پھر اس سے علاحدگی اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔

ج- اگر زوجہ کتابیہ اپنے مذہب کے مطابق مذہبی رسوم انجام دینا چاہے تو شوہر اس حد تک اس سے چشم پوشی سے کام لے گا کہ جس کا ضرر خود پر یا اپنے بچوں پر نہ پڑے۔

۶- کسی کتاب کا آسمانی اور کسی انسان کا نبی ورسول ہونا یہ دونوں مسئلے اعتقادات سے متعلق ہیں اور اعتقادات کے لئے دلائل قطعیہ کا ہونا ضروری ہے اور دیگر اقوام کی مذہبی کتابوں اور ان کے مقتداؤں کے نبی ورسول ہونے پر کوئی یقینی دلیل نہیں، لہذا دیگر اقوام کی مذہبی کتابوں کا قرآن مجید کی بہت سی اعتقادی اور اخلاقی تعلیمات میں محض موافقت کی وجہ سے ان کتابوں کے آسمانی کتاب ہونے کا یقین نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح ایسی شخصیتوں کے پیغمبر ہونے کا بھی یقین نہیں کیا جاسکتا ہے جن کے بارے میں کتاب وسنت خاموش ہیں۔

۷- ہمدردان قوم وملت علماء وعوام پر لازم ہے کہ ایسے عصری معیاری تعلیمی اداروں کے قیام پر توجہ دیں جن میں عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی واخلاقی تعلیم وتربیت کا بھی نظم ہو، جب تک ایسے اداروں کا نظم نہ ہو تو بدرجہ مجبوری ان اداروں میں جہاں

اخلاقی ودینی عقائد کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہو احتیاطی تدابیر کے نظم کے ساتھ تعلیم دلانے کی گنجائش ہے۔

۸- غیر مسلم رفاہی اداروں میں خدمت کرنے اوران سے استفادہ کرنے میں مسلمانوں کو احتیاط برتنا چاہئے، اگر ان اداروں میں کسی ملازم کے ذمہ کوئی ایسا کام سپرد کیا جائے یا قرض وغیرہ سے استفادہ کے نتیجہ میں کوئی ایسا کام کرنا پڑے جس میں عیسائیت کے مشن کی اعانت یا ترویج ہو یا باطل عقائد ونظریات سے متاثر ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی خدمت سے انکار واجب ہے اور استفادہ جائز نہیں۔ ملی وسماجی مسلم تنظیموں کی یہ ذمہ داری ہے کہ متبادل نظام پر توجہ دیں۔

☆☆☆